**AL-AASAR Journal**
**Quarterly Research Journal**
**www. al-aasar.com**

**Vol. 2, No. 4 (2025)**
**Online ISSN: 3006-693X**
**Print ISSN: 3006-6921**

# عقدِ شرکت پر غیر متوقع حالات کے اثرات کا تحقیقی جائزہ

***An exploratory review of the impact of contingencies on contract of partnership***

***Muhammad Mohsin (PhD scholar)***
*Department of Islamic Studies The Islamia University of Bahawalpur*
*Email: m.mohsinkwl@gmail.com*
***Dr. Sheraz Ahmad (Lecturer)***
*Department of Islamic Studies The Islamia University of Bahawalpur, RYK Campus*
*Email: sheraz.ahmad@iub.edu.pk*

***Abstract***

*The contract of partnership (ʿAqd al-Shirkah) refers to an agreement in which two or more parties, with mutual consent, combine their capital or labor to share profit and loss. Partnership (Shirkah) has several types: Shirkat al-Amwāl (partnership in capital), Shirkat al-Aʿmāl (partnership in labor), and Shirkat al-Wujūh (partnership based on reputation or credit). Each of these is further divided into two categories: Shirkat al-Mufāwaḍah and Shirkat al-ʿInān. The primary objective of the contract of partnership is to generate profit through combined capital or effort and to distribute it according to the agreed ratio. However, at times, certain unexpected or contingent circumstances arise due to which the implementation of the partnership contract becomes impossible or one of the partners suffers a loss. This article aims to examine the effects of such unexpected circumstances within the framework of the contract of partnership. The study discusses, in light of classical jurisprudential (fiqhi) sources and principles, the situations in which the contract of partnership is terminated, and those in which modifications occur in the partnership agreement. Finally, an overview of some contemporary issues is presented in light of these jurisprudential principles.*

***Keywords:*** *Contract of partnership, Unexpected circumstances, Termination, Partners, Ownership partnership, Contractual partnership.*

## تمہید

شریعتِ اسلامیہ میں عقدِ شرکت (عقدُ الشِّرکۃ) ایک ایسا معاہدہ ہے جس میں دو یا زیادہ افراد باہمی رضامندی سے اپنے سرمائے یا محنت کو یکجا کر کے منافع اور نقصان میں شریک ہوتے ہیں۔ یہ عقد اسلامی مالیاتی نظام کا ایک اہم ستون ہے، جو عدل، شفافیت اور باہمی تعاون کے اصولوں پر قائم ہے۔ فقہی کتب میں شرکت کی متعدد اقسام بیان کی گئی ہیں جن میں *شرکتِ اموال*، *شرکتِ اعمال* اور *شرکتِ وجوہ* نمایاں ہیں۔ تاہم، بعض اوقات ایسے غیر متوقع حالات پیش آتے ہیں جن کی وجہ سے عقدِ شرکت کا تسلسل متاثر ہوتا ہے یا اس کے احکام میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ ان میں شریک کا انتقال، دیوانگی، ارتداد، یا کسی شریک کا مال ضائع ہو جانا شامل ہیں۔ ایسے حالات میں عقد کی حیثیت اور اس کے فقہی اثرات کا تعین نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ زیرِ نظر مقالہ انہی غیر متوقع حالات کے عقدِ شرکت پر اثرات کا تحقیقی و فقہی جائزہ پیش کرتا ہے، جس میں قدیم و جدید فقہی ماخذات کی روشنی میں اس امر کا مطالعہ کیا گیا ہے کہ کن حالات میں عقد منفسخ ہو جاتا ہے اور کن میں اس میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

## مبحث اول: شرکت کا لغوی معنی

شرکت باب سمع کا مصدر ہے جس کا معنی ہے شریک ہونا۔ صاحب الصحاح فرماتے ہیں:

وشَرِكْتُهُ في البيع والميراثِ أَشْرَكُهُ شِرْكَةً[1]

میں اس کے ساتھ شریک ہوا بیچنے اور میراث میں۔

اس میں ماضی کا عین کلمہ مکسور اور مضارع کا مفتوح ہے جس سے معلوم ہوا کہ یہ باب سمع سے ہے۔

اور شرکت کی لغوی تعریف حسب ذیل ہے:

(1) اختلاط النصيبين فصاعدا بحيث لايتميز ثم اطلق اسم الشركة على العقد وان لم يوجد اختلاط النصيبين۔[2]

دو یا زیادہ حصوں کا اس طرح مل جانا کہ انہیں الگ نہ کیا جا سکے، پھر شرکت کا لفظ (خاص) عقد پر بولا جانے لگا اگرچہ اس میں دو حصوں کا ملنا موجود نہ ہو۔

(2) عقد بين اثنين فاكثر للقيام بعمل مشترك[3]

دو یا زیادہ لوگوں کے درمیان ایک مشترک کام کرنے کا معاملہ۔

## مبحث دوم: شرکت کی اصطلاحی تعریف

ذیل میں فقہائے اربعہ کے ہاں شرکت کی اصطلاحی تعریف ذکر کی جاتی ہے:

### احناف کے ہاں شرکت کی تعریف

وشرعاكما في القهستاني عن المضمرات اختصاص اثنين أو أكثر بمحل واحد[4]

اور شرکت کا شرعی و اصطلاحی مفہوم دو یا زیادہ لوگوں کا کسی عقد کے محل کے ساتھ مخصوص ہو جانا جیسا کی قہستانی نے میں مضمرات سے نقل کیا گیا ہے۔

### شوافع کے ہاں شرکت کی تعریف

والشركة ثبوت الحق لاثنين فاكثر على جهة الشيوع۔[5]

اور شرکت دو یا زیادہ لوگوں کے لئے مشترک طور پر حق ثابت ہونا۔

1. Isma‘il ibn Hammad al-Jawhari, *al-Sihah*, Beirut: Dar al-‘Ilm li al-Malayin, 1987, vol. 4, p. 1593.
2. Abu Habib al-Sa‘di, *al-Qamus al-Fiqhi: Lughatan wa Istilahan*, Damascus: Dar al-Fikr, 1988, p. 195.
3. Ibid.
4. Abd al-Ghani al-Ghunaymi, *al-Lubab fi Sharh al-Kitab*, Beirut: al-Maktabah al-Ilmiyyah, n.d., vol. 2, p. 121.
5. Muhammad Najib al-Muti‘i, *Takmilat al-Majmu‘ Sharh al-Muhadhdhab*, Beirut: Dar al-Fikr, 1996, vol. 14, p. 62.

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

## حنابلہ کے ہاں شرکت کی تعریف

الشركة هى الاجتماع فى استحقاق او تصرف[6]

کسی چیز کا حق دار ہونے میں یا کسی چیز پر تصرف کرنے میں دو یا زیادہ لوگوں کا جمع ہونا۔

## مالکیہ کے ہاں شرکت کی تعریف

تقرر متمول بين مالكين فاكثر ملكا فقط۔[7]

دو یا زیادہ مالکوں کے درمیان کسی قیمتی چیز کی ملکیت کا مقرر ہو جانا۔

## جدید معاشیات میں شرکت کا مفہوم

Two, three or more people combine, contribute capital, and agree to share profits and bear losses in agreed proportions.[8]

دو یا دو سے زیادہ لوگوں کا مل کر پیسہ لگانا اور نفع میں شرکت پر رضامندی ظاہر کرنا، اور مال کے مطابق سرمائے نقصان برداشت کرنا۔

**تبصرہ** ائمہ اربعہ کے نزدیک جو تعریفات درج بالا سطور میں ذکر کی گئی ہیں وہ عام ہیں خواہ عقد کے ذریعہ شرکت ہو یا بغیر عقد کے دونوں کو شامل ہیں، جبکہ یہ تعریف صرف شرکت عقد کو شامل ہے۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ جدید معاشیات میں شرکت سے مراد صرف ایسی شرکت ہے جو عقد کے ذریعہ وجود میں آئی ہو جسے شرکت عقد کہا جاتا ہے۔

## مبحث سوم: شرکت کی اقسام

شرکت کی دو قسمیں ہیں:

(1) شرکت ملک

(2) شرکت عقد

بعض اوقات انہیں جمع کے لفظ سے تعبیر کر کے شرکت املاک اور شرکت عقود بھی کہا جاتا ہے۔

### (1) شرکت ملک کی تعریف

شركة الملك هي كون الشيء مشتركا بين أكثر من واحد أي مخصوصا بهم بسبب من أسباب التملك كالاشتراء والاتهاب وقبول الوصية والتوارث أو بخلط , واختلاط الأموال يعني بخلط

6. Muwaffaq al-Din Ibn Qudamah al-Maqdisi, *al-Mughni*, Cairo: Maktabat al-Qahirah, 1968, vol. 5, p. 3.
7. Muhammad ibn Ibrahim Musa, *Sharikat al-Ashkhas bayn al-Shari'ah wa al-Qanun*, Riyadh: Imam Muhammad ibn Saud Islamic University, 1401 A.H., p. 24.
8. K.K. Dewett, *Modern Economic Theory*, Delhi: S. Chand & Company Ltd., p. 106.

**AL-AASAR Journal**
**Quarterly Research Journal**
**www. al-aasar.com**

**Vol. 2, No. 4 (2025)**
**Online ISSN: 3006-693X**
**Print ISSN: 3006-6921**

الأموال بعضها ببعض بصورة لا تكون قابلة للتمييز والتفريق أو باختلاط الأموال بتلك الصورة بعضها ببعض . مثلا : لو اشترى اثنان مالا أو وهبه أحد لهما أو أوصى به وقبلا أو ورث اثنان مالا فيكون ذلك المال مشتركا بينهما ويكونان ذوي نصيب في ذلك المال ومتشاركين فيه ويكون كل منهما شريك الآخر فيه . كذلك إذا خلط اثنان ذخيرتهما بعضها ببعض أو اختلطت ذخيرتهما ببعضها بانخراق عدولهما فتصير هذه الذخيرة المخلوطة أو المختلطة مالا مشتركا بين الاثنين[9]

شرکت ملک یہ ہے کہ کوئی چیز دو سے زائد لوگوں کو درمیان مشترک اوران کے ساتھ مخصوص ہو ملکیت کے اسباب میں سے کسی سبب کی وجہ سے جیسے خریداری، ہبہ، وصیت قبول کرنا، وراثت، مالوں کا اس طرح آپس میں مل جانا کہ ان کو جدانہ کیا جاسکے، مثلا دو آدمی اکٹھے کوئی چیز خریدیں، یادو لوگوں کو کوئی آدمی تحفہ دے، یا کسی نے دو افراد کے لئے کسی چیز کی وصیت کی اور انہوں نے وصیت کو قبول کر لیا، یا دو آدمی کسی چیز کے وارث ہوئے، تو یہ مال ان میں مشترک ہو گا اور دونوں ایک دوسرے کے حصہ میں شریک ہوں گے۔اسی طرح دو آدمیوں نے اپنا اپنا ذخیرہ اس طرح ملا دیا کہ ان میں امتیاز نہ ہو سکے یا بوری وغیرہ پھٹنے کی وجہ سے وہ ذخیرہ خود بخود اس طرح مل گیا تو یہ بھی دونوں میں مشترک ہو جائے گا۔

**حاصل تعریف** ایسی شرکت جس کا سبب ملک ہو بعنوان دیگر ملک کی وجہ سے شرکت ہو شرکت کا عقد نہ کیا جائے وہ شرکت ملک ہے جیسے:

- چند لوگوں نے کوئی چیز خریدی
- کچھ لوگوں کو کوئی چیز تحفہ میں دی گئی
- بعض لوگوں کے لئے مشترک وصیت کی گئی
- چند لوگوں کو میراث میں کوئی چیز مشترک طور پر ملی
- کوئی زمین یا گھر فروخت ہوا اور چند لوگوں کو اس میں شفعہ کا حق حاصل تھا اور وہ سب حق شفعہ میں برابر تھے ان سب نے شفعہ کیا اور اس زمین یا مکان کا ان کے حق میں فیصلہ ہو گیا

تو ان مثالوں میں چند لوگ ایک چیز کی ملکیت میں شریک ہیں یہی شرکت ملک ہے۔

## مبحث چہارم: شرکت ملک کی اقسام

پھر شرکت ملک کی دو قسمیں ہیں:

(1) شرکت اختیاری

9. Jama‘ah min al-‘Ulama’, *Majallat al-Ahkam al-‘Adliyyah*, Karachi: Nur Muhammad Karkhanah Tijarat Kutub, n.d., p. 204.

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

(2) شرکت اضطراری

## شرکت اختیاری کی تعریف

الشركة الاختيارية هي الاشتراك الحاصل بفعل المتشاركين كالاشتراك الحاصل في صورة الاشتراء والاتهاب وبخلط الأموال المبين آنفا.[10]

شرکت اختیاری وہ شرکت ہے جو شریک ہونے والوں کے اپنے عمل سے وجود میں آئے جیسا کہ خریداری اور ہبہ قبول کرنا اور اپنا مال دوسرے کے مال سے ملا دینا جس کا ابھی تذکرہ ہوا ہے۔

## شرکت اضطراری کی تعریف

الشركة الجبرية هي الاشتراك الحاصل بغير فعل المتشاركين كالاشتراك الحاصل في صورة التوارث واختلاط المالين.[11]

شرکت جبری (شرکت اضطراری) وہ شرکت ہے جو شرکاء کے عمل کے بغیر وجود میں آئے جیسے وراثت اور اموال کے خود مل جانے کی صورت میں۔

**حاصل تعریف:** اپنے اختیار سے کوئی ایسا کام کرنا جس کی وجہ سے چند لوگ کسی چیز کی ملکیت میں شریک ہو جائیں جیسے مشترکہ خریداری اور مشترکہ شفعہ یہ شرکت اختیاری ہے۔

اور اپنے اختیار کے بغیر چند لوگوں کا کسی چیز کی ملکیت میں شریک ہونا جیسے کوئی شخص فوت ہو گیا تو اس کے بیٹے اس کے مکان اور زمین وغیرہ کے مشترک مالک بن گئے یہ شرکت اضطراری ہے۔

## (2) شرکت عقد کی تعریف

هي عبارة عن عقد بين المتشاركين في الأصل والربح[12]

شرکت عقد نام ہے شرکاء کے اصل سرمایہ اور نفع میں شرکت کا عقد کرنے کا۔

یعنی ایسی شرکت جو ایجاب و قبول سے ثابت ہو اور باقاعدہ شرکت کا عقد اور معاملہ کیا جائے اور مقصودی طور پر چند لوگ معاملہ میں شریک ہوں اسے شرکت عقد کہا جاتا ہے۔

## مبحث پنجم: شرکت عقد کی اقسام

شرکت عقد کی تین قسمیں ہیں:

(1) شرکت اموال

10. Ibid., p. 205.
11. Ibid.
12. Abd al-Rahman ibn Muhammad Damad Afandi, *Majma‘ al-Anhar fi Sharh Multaqa al-Abhur*, Beirut: Dar Ihya’ al-Turath al-‘Arabi, n.d., vol. 1, p. 714.

(2) شرکت اعمال

(3) شرکت وجوہ

پھران میں سے ہر ایک کی دودو قسمیں ہیں:

(1) شرکت مفاوضہ

(2) شرکت عنان

(وهي) أي شركة العقد (ثلاثة) الأول (شركة بالأموال و) الثاني (شركة بالأعمال وتسمى) هذه الشركة اصطلاحا (شركة الصنائع، و) شركة (التقبل، و) شركة (الأبدان) ووجه التسمية ظاهر.(و) الثالث (شركة الوجوه)....وكل منها اما مفاوضة ....او عنان[13]

شرکت عقد کی تین قسمیں ہیں:شرکت اموال،شرکت اعمال جسے اصطلاحا شرکت صنائع،شرکت تقبل اور شرکت ابدان کہاجاتا ہے،وجہ تسمیہ ظاہر ہے،اور تیسری شرکت وجوہ۔پھران میں سے ہر ایک شرکت مفاوضہ ہو گی یاشرکت عنان۔

## شرکت اموال

دویادوسے زیادہ آدمی اپناسرمایہ تجارت میں لگائیں اور نفع دونوں میں مشترک ہو۔

## شرکت اعمال

دو یادو سے زیادہ آدمی اعمال یعنی کام میں شرکت کریں لوگوں سے کام قبول کرکے وہ کام کریں اوران سے اجرت لیں اور اجرت ایک خاص نسبت سے آپس میں تقسیم کریں۔

## شرکت الوجوہ

دویادوسے زیادہ آدمی شریک ہوں جن کے پاس مال نہ ہو وہ اپنی وجاہت اوراعتماد کی بنیادپر ادھارمال لے کر تجارت کریں اور نفع تقسیم کریں۔

فشركة الأموال: عقد بين اثنين فأكثر، على أن يتجروا في رأس مال لهم، ويكون الربح بينهم بنسبة معلومة.... وأما شركة الأعمال: فهي: أن يتعاقد اثنان فأكثر على أن يتقبلوا نوعا معينا من العمل أو أكثر أو غير معين لكنه عام، وأن تكون الأجرة بينهم بنسبة معلومة، وذلك كالخياطة، والصباغة، والبناء.........وأما شركة الوجوه: فهي أن يتعاقد اثنان فأكثر، بدون ذكر رأس مال، على أن يشتريا نسيئة ويبيعا نقدا، ويقتسما الربح بينهما بنسبة ضمانهما للثمن[14]

13. Muhammad ibn Faramarz Mulla Khusraw, *Durar al-Hukkam Sharh Ghurar al-Ahkam*, Cairo: Dar Ihya' al-Kutub al-'Arabiyyah, n.d., vol. 2, p. 319.
14. Wizarat al-Awqaf wa al-Shu'un al-Islamiyyah (Kuwait), *al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaytiyyah*, Egypt: Matabi' Dar al-Safwah, n.d., vol. 26, p. 37.

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

شرکت اموال دو یا زیادہ لوگوں کے درمیان عقد ہے کہ وہ اپنے مشترکہ راس المال سے تجارت کریں گے اور نفع خاص نسبت سے تقسیم ہوگا۔... شرکت اعمال یہ ہے کہ کچھ لوگ اس بات میں شریک ہوں کہ وہ کوئی خاص یا عام قبول کرکے وہ سرانجام دیں گے اور اجرت خاص نسبت سے تقسیم کریں گے جیسے کپڑے سینا، رنگ کرنا، عمارت بنانا ....اور شرکت وجوہ یہ ہے کہ دو یا دو سے زیادہ لوگوں کی شرکت ہو راس المال کے بغیر اس طرح کہ ادھار لے کر نقد بیچیں اور نفع اس نسبت سے تقسیم کریں جس نسبت سے ثمن کے ضامن ہوئے تھے۔

## شرکت مفاوضہ

شرکت مفاوضہ وہ ہے جس میں عقد کی ابتدا سے انتہا تک شرکاء درج ذیل پانچ چیزوں میں برابر ہوں:

(1) مال میں
(2) تمام تجارتی تصرفات میں
(3) نفع میں
(4) کفالت میں
(5) تصرف کی اہلیت میں

## شرکت عنان

جس میں شرکاء مندرجہ بالا امور میں برابر نہ ہوں یا عقد کی ابتدا میں مساوات ہو بعد میں ختم ہو جائے۔

تقسيم شركة العقد باعتبار التساوي والتفاوت والمراد التساوي والتفاوت في أمور خمسة:(1) رأس مال الشركة: الشامل لكل مال للشريكين صالح للشركة (نقود) .(2) كل تصرف تجاري في رأس مال الشركة.(3) الربح. (4) كفالة ما يلزم كلا من الشريكين من دين التجارة.(5) أهلية التصرف۔

وتنقسم شركة العقد بهذا الاعتبار إلى قسمين: (1) شركة مفاوضة. (2) شركة عنان.وشركة المفاوضة عند الحنفية هي: التي يتوافر فيها تساوي الشركاء في هذه الأمورالخمسة من ابتداء الشركة إلى انتهائها...وشركة العنان (بكسر العين وفتحها) هي التي لا يوجد فيها هذا التساوي: بأن لم يوجد أصلا، أو وجد عند العقد وزال بعده: كأن كان المالان متساويين عند العقد ثم ارتفعت قيمة أحدهما قبل الشراء، فإن الشركة تنقلب عنانا بمجرد [هذا الارتفاع[15]

15. Ibid., vol. 26, p. 38.

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

شرکاء میں برابری اور فرق کے اعتبار سے شرکت عقد کی تقسیم، برابری اور فرق سے مراد پانچ چیزیں ہیں: شرکت کا راس المال یعنی شریکین کا ہر ایسا مال جو قابل شرکت ہو، شرکت کے راس المال میں ہر قسم کا تجارتی تصرف، نفع، تجارت کی وجہ سے لازم ہونے والے قرض کی کفالت، اہلیت تصرف۔

اس اعتبار سے شرکت عقد کی دو قسمیں ہیں: شرکت مفاوضہ اور شرکت عنان۔ احناف کے ہاں شرکت مفاوضہ وہ ہے جس میں شرکت کی ابتداء سے انتہاء تک ان پانچ امور میں شرکاء کی برابری موجود رہے..... اور شرکت عنان وہ ہے جس میں یہ برابری نہ ہو، یا تو بالکل نہ ہو، یا عقد شرکت کے وقت برابری ہو بعد میں ختم ہو جائے مثلا دو شرکاء کا مال برابر تھا پھر خریداری سے پہلے ایک کے مال کی قیمت بڑھ گئی تو شرکت عنان بن جائے گی۔

## مبحث ششم: غیر متوقع حالات کا مفہوم واقسام

غیر متوقع حالات سے مراد وہ عوارض اور امور ہیں جو عقد شرکت منعقد ہونے کے بعد اچانک پیش آ جائیں اور شرکت کو متاثر کریں۔

### غیر متوقع حالات کی اقسام

تاثیر کے اعتبار سے ان حالات و عوارض کی دو قسمیں ہیں:

(1) جو اجارہ کے فسخ اور خاتمے کا سبب بنیں۔

(2) جو اجارہ میں تبدیلی کا سبب بنیں۔

## مبحث ہفتم: شرکت پر غیر متوقع حالات کے اثر انداز ہونے کی امثلہ

### (1) کسی شریک کا فوت ہو جانا

پھر اس کی دو صورتیں ہیں:

(i) صرف دو لوگوں کے درمیان عقد شرکت ہو اور ان میں سے کسی کی وفات ہو جائے۔

(ii) دو سے زیادہ شرکاء میں سے کسی کی وفات ہو جائے۔

### پہلی صورت کا حکم

اگر عقد شرکت کرنے والے دو ہوں اور ان میں سے کسی کا انتقال ہو جائے تو شرکت کا معاملہ ختم ہو جائے گا۔ اب جو شریک زندہ ہے اس کے ذمہ داری ہوگی کہ وہ فوت شدہ شریک کا سارا سرمایہ اس کے ورثاء کے حوالے کر دے۔

### دوسری صورت کا حکم

اگر دو سے زائد شرکاء ہوں اور کوئی ایک وفات پا جائے تو صرف اس فوت شدہ شریک کی حد تک شرکت ختم ہو جائے گی باقی زندہ شرکاء کی شرکت بدستور جاری رہے گی۔ مجلۃ الاحکام العدلیہ میں ہے:

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

إذا توفي أحد الشريكين أو جن جنونا مطبقا تنفسخ الشركة أما في صورة كون الشركاء ثلاثة أو أكثر فيكون انفساخ الشركة في حق الميت أو المجنون فقط وتبقى الشركة في حق الآخرين[16]

جب دو شریکوں میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے یا لمبے جنون میں مبتلا ہو جائے تو شرکت فسخ ہو جائے گی۔ لیکن اگر شرکاء تین یا تین سے زائد ہوں تو صرف میت کے حق میں شرکت فسخ ہو گی اور باقی شرکاء کی شرکت بدستور جاری رہے گی۔

### (2) کسی شریک کا پاگل ہو جانا

اگر کسی بھی وجہ سے کسی ایک شریک کی عقل خراب ہو گئی، دماغ کام کرنا چھوڑ گیا مثلا:

- کوئی ایک شریک پاگل ہو گیا
- کسی ایسے دائمی مرض میں مبتلا ہو گیا جس کی وجہ سے اس کی عقل خراب ہو گئی
- ایسا معذور ہو گیا جس کی وجہ سے دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا
- دماغ پر فالج گر گیا

تو ان صورتوں میں بھی یہ دیکھا جائے گا کہ شرکاء کی تعداد دو ہے یا زیادہ، اگر دو شریک ہوں تو ان کی شرکت فسخ ہو جائے گی اور شرکاء کی تعداد تین یا زیادہ ہو تو جو شریک متاثر ہوا اسی کی حد تک شرکت فسخ ہو گی باقی شرکاء حسب سابق شرکت جاری رکھیں گے۔ اور دو شرکاء کی صورت میں اگر زندہ شریک دوسرے کا مال اس کے ورثاء کو واپس نہ کرے بلکہ اسی طرح کاروبار جاری رکھے تو وہ غاصب شمار ہو گا اور اس پر غصب کے مال سے کاروبار کرنے کے احکام جاری ہوں گے۔ درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام میں ہے:

جنون أحد الشريكين، ونفهم من قول المجلة " جنونا مطبقا " أن الجنون غير المطبق لا يستلزم انفساخ الشركة. انظر المادة 944 فلذلك لو جن أحد الشريكين لا تنفسخ الشركة قبل تمام إطباق الجنون،الواقعات۔مثلا لو جن أحد الشريكين جنونا مطبقا فانفسخت الشركة وعمل الشريك بعد ذلك فيكون غاصبا في حصة الشريك المجنون منذ إطباق الجنون عليه ويكون الربح والضرر عائدا عليه وفي هذا الحال يطيب له الربح الذي يعود له من حصته ولكن لا يطيب له الربح الحاصل من حصة شريكه فيلزمه التصدق به البحر ورد المحتار والطحطاوي.أما في صورة كون الشركاء ثلاثة أو أكثر فيكون انفساخ الشركة في حق الميت أو المجنون فقط وتبقى الشركة في حق الآخرين الدرر المنتقى[17]

16. Jama‘at al-‘Ulama’, *Majallat al-Ahkam al-‘Adliyyah*, p. 260.
17. Ali Haydar Khawajah Amin Afandi, *Durar al-Hukkam fi Sharh Majallat al-Ahkam*, Beirut: Dar al-Jil, 1991, vol. 3, p. 368.

**AL-AASAR Journal**
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

دو شریکوں میں سے کسی ایک کا مجنون اور پاگل ہونا شرکت کو فسخ کر دیتا ہے۔ اور مجلۃ الاحکام میں جو جنون مطبق کا لفظ ہے اس سے سمجھ میں آرہا ہے کہ عارضی جنون سے شرکت فسخ نہیں ہو گی، لہذا جب تک لمبا اور مسلسل جنون نہ ہو شرکت فسخ نہ ہو گی، واقعات۔ اگر دو میں سے ایک شریک کو مستقل جنون ہو جائے تو شرکت فسخ ہو جائے گی اگر اس کے بعد بھی دوسرا شریک اس کے مال سے تجارت کر تا رہا تو وہ پاگل شریک کے حصہ میں غاصب شمار ہو گا جب سے وہ پاگل ہوا، اور اب نفع نقصان دوسرے شریک کا ہی ہو گا۔ تو اس صورت میں اس کے لئے اپنے حصہ کا نفع حلال ہو گا اور شریک کے حصہ کا نفع حلال نہیں ہو گا تو اسے صدقہ کرنا ضروری ہو گا، بحر، ردالمحتار، طحطاوی۔ اور جب شرکاء تین یا تین سے زائد ہوں تو شرکت صرف فوت شدہ یا پاگل شریک کے حق میں فسخ ہو گی دوسرے شرکاء کی شرکت باقی رہے گی، الدرر المنتقی۔

### (3) کسی شریک کی حکمی موت

اگر کوئی شریک نعوذ باللہ مرتد ہو کر دارالحرب چلا جائے اور حاکم اس کے دارالحرب چلے جانے کا حکم لگادے تو اس کا حکم بھی وہی ہو گا جو کسی شریک کی وفات کا ہوتا ہے کیونکہ یہ حکمی موت ہے، تو اگر دو شریک ہوں شرکت فسخ ہو جائے گی اگر دو سے زیادہ ہوں تو صرف اس کی شرکت فسخ ہو گی۔ شرح مجلۃ الاحکام میں ہے:

ومثل الموت الحقیقی الموت الحکمی بان ارتد احدہما ولحق بدارالحرب وحکم بلحاقه[18]

اور حکمی موت بھی حقیقی موت کی طرح ہے جس کی صورت یہ ہے کہ دو میں سے کوئی ایک شریک مرتد ہو کر دار الحرب چلا گیا اور اس کے دارالحرب جانے کا حکم لگا دیا گیا۔

### (4) کسی شریک کا محجور ہو جانا

کسی ایک شریک کے قولی تصرفات یعنی خرید و فروخت وغیرہ پر پابندی لگادی گئی جسے حجر کہا جاتا ہے، یعنی اس کے افعال پر تو مواخذہ ہوتا ہے اور کوئی غلط کام کرے تو اس کو سزا دی جاتی ہے لیکن اس کے قول کا اعتبار نہیں ہوتا، وہ خرید و فروخت اور قولی معاملات کا اہل نہیں رہتا۔ اس صورت میں شرکت فسخ ہو جائے گی۔

پھر چھوٹے بچے اور پاگل لوگ تو خود ہی محجور ہوتے ہیں ان پر حاکم کو پابندی لگانے کی ضرورت نہیں ہوتی جبکہ درج ذیل لوگوں پر حاکم پابندی لگائے تو وہ محجور ہوتے ہیں:

(i) کوئی غریب آدمی اتنا مقروض ہو جائے کہ قرض اس کے کل مال کے برابر یا اس سے بھی زیادہ ہو۔

18. Muhammad Khalid al-Atasi, *Sharh Majallat al-Ahkam*, Quetta: Maktabah Islamiyyah, 1403 A.H., vol. 4, p. 277.

**AL-AASAR Journal**
**Quarterly Research Journal**
**www. al-aasar.com**

**Vol. 2, No. 4 (2025)**
**Online ISSN: 3006-693X**
**Print ISSN: 3006-6921**

(ii) کوئی آدمی اتنا بے وقوف ہو جائے جو مال غلط جگہ ہی خرچ کرے اور فضول خرچی کر کے مال ضائع کرے اور اسے تجارت کا طریقہ سلیقہ نہ ہو اور اکثر تجارت میں دھوکہ کھائے۔ شرح مجلۃ الاحکام میں ہے:

الحجر ہو منع شخص مخصوص عن تصرفه القولی لا الفعلی لان الحجر من الحکمیات[19]

حجر کسی مخصوص شخص کو اس کے قولی تصرفات سے روکنا ہے نہ کی فعلی تصرفات سے کیونکہ حجر حکمی چیزوں میں سے ہے۔

الصغیر والمجنون والمعتوہ محجورون لذاتہم ای بدون حاجة الی حجر الحاکم[20]

بچہ اور پاگل خود بخود مجور ہوتے ہیں یعنی ان پر پابندے لگانے کے لئے حاکم کے فیصلہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔

المدیون المفلس وہو من کان دینه مساویا لماله او ازید منه اذا خاف غرمائه ان یضیع ماله بالتجارة او ان یخفیه او یجعله باسم غیرہ وراجعوا الحاکم طالبین حجرہ عن التصرف فی ماله حجرہ الحاکم[21]

غریب مقروض جس کا قرضہ اس کے مال کے برابر یا زیادہ ہو جب اس کے قرض خواہوں کو اندیشہ ہو کہ تجارت کرنے سے اس کا مال ضائع ہو جائے گا یا وہ مال چھپالے گا یا کسی اور کے نام کر دے گا اور قرض خواہ حاکم سے رجوع کریں تاکہ وہ اس پر مالی تصرفات کی پابندی عائد کر دے تو حاکم اس پر پابندی لگا دے گا۔

السفیه ہو الذی ینفق ماله فی غیر موضعه ویبذر نفقاته ویضیع امواله ویتلفه بالاسراف والذین لایزالون یغفلون فی اخذہم وابطالہم ولایعرفون طریق تجارتہم وتمتعہم بسبب بلاہتہم....والغبن فی التجارات من غیر محمدة[22]

سفیہ (جس پر قولی تصرفات کی پابندی عائد کی جاتی ہے) وہ ہے جو غلط جگہ مال خرچ کرے، اپنا نفقہ اور مال فضول ضائع کرے، فضول خرچی کرے، لین دین میں مسلسل غفلت کا مرتکب ہو، جسے بے وقوفی کی وجہ سے تجارت کا طریقہ نہ آئے... اور تجارت میں نقصان ہی اٹھائے۔

### (5) کسی شریک کا مال ضائع ہو جانا

اگر دو آدمیوں نے شرکت کا معاملہ کیا اور دونوں نے ابھی تک اپنا مال ملایا نہیں بلکہ دونوں کا مال الگ الگ ہے اور اس مال سے کوئی خریداری بھی نہیں کی، اس صورت میں اگر ایک شریک کا مال ضائع ہو جائے تو شرکت فسخ ہو جائے گی، جس شریک کا مال ضائع ہوا نقصان صرف اس کا ہو گا مشترکہ نقصان نہیں سمجھا جائے گا۔ ہاں اگر دونوں نے اپنا مال اس طرح ملا دیا کہ دونوں کا مال الگ نہیں

19. al-Atasi, *Sharh Majallat al-Ahkam*, p. 534, Article 941.
20. Salim Rustum Baz, *Sharh al-Majallah*, Beirut: Dar Ihya' al-Turath al-Islami, 1986, p. 538, Article 957.
21. Ibid., p. 554, Article 999.
22. Ibid., p. 535, Article 946.

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

کیا جاسکتا پھر خریداری سے پہلے کچھ مال ضائع ہو گیا تو اس صورت میں شرکت برقرار رہے گی اور دونوں کا نقصان سمجھا جائے گا۔ درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام میں ہے:

هلاك رأس مال أحد الشريكين قبل الخلط وقبل الشراء، إذا هلك رأس مال أحد الشريكين فقط قبل الخلط والشراء تبطل الشركة[23]

دو شریکوں میں سے کسی ایک کا سرمایہ مال ملانے اور خریداری سے پہلے ضائع ہو جانا، اس صورت میں شرکت باطل ہو جائے گی۔

نیز درر الحکام میں ہے:

أما إذا تلف مقدار من رأس المال بعد خلط رأس المال بصورة لا تقبل التمييز فيكون خسار المقدار المتلف عائدا على كليهما والباقي مشتركا بينهما،البحر.انظر المادتين 1061 و 879 أما إذا تميز بعد الخلط فالظاهر أنه كعدم الخلط،الطحطاوي[24]

جب راس المال کا کچھ حصہ راس المال کو اس طرح ملانے کو بعد ضائع ہو جائے کہ الگ نہ کیا جاسکتا ہو تو ہلاک شدہ مال کا نقصان دونوں پر ہو گا، اور باقی مال دونوں میں مشترک ہو گا، بحر۔ اور اگر شرکاء کا مال الگ الگ ہو سکتا ہو تو یہ ایسے ہو گا جیسے شرکاء کا مال ملایا ہی نہیں گیا۔

### (6) شرکت مفاوضہ میں مال کا کم زیادہ ہو جانا

شرکت مفاوضہ جس میں شرکاء کی مال اور نفع وغیرہ میں برابری شرط ہے اگر اس میں:

- ایک کے مال کی قیمت بڑھ گئی
- کسی ایک شریک کو وراثت میں کوئی ایسا مال مل گیا جو قابل شرکت ہے
- کسی شریک کو وصیت کی وجہ سے ایسا مال مل گیا
- کسی کو ایسا مال ہدیہ مل گیا

تو ایسی صورت میں یہ شرکت مفاوضہ ختم ہو جائے گی اور شرکت عنان بن جائے گی یعنی ایسا نہیں ہو گا کہ بالکل شرکت ختم ہو جائے جیسے پچھلی صورتوں میں تھا بلکہ شرکت میں تبدیلی واقع ہو جائے گی۔

وشركة المفاوضة عند الحنفية هي: التي يتوافر فيها تساوي الشركاء في هذه الأمورالخمسة من ابتداء الشركة إلى انتهائها...وشركة العنان (بكسر العين وفتحها) هي التي لا يوجد فيها هذا

23. Ali Haydar, *Durar al-Hukkam Sharh Majallat al-Ahkam*, p. 369, Article 1352.
24. Ibid.

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

التساوي: بأن لم يوجد أصلا، أو وجد عند العقد وزال بعده: كأن كان المالان متساويين عند العقد ثم ارتفعت قيمة أحدهما قبل الشراء، فإن الشركة تنقلب عنانا بمجرد [هذا الارتفاع[25]

احناف کے ہاں شرکت مفاوضہ وہ ہے جس میں شرکت کی ابتداء سے انتہاء تک ان پانچ امور میں شرکاء کی برابری موجود رہے۔۔۔۔اور شرکت عنان وہ ہے جس میں یہ برابری نہ ہو، یا تو بالکل نہ ہو، یا عقد شرکت کے وقت برابری ہو بعد میں ختم ہو جائے مثلا دو شرکاء کا مال برابر تھا پھر خریداری سے پہلے ایک کے مال کی قیمت بڑھ گئی تو شرکت عنان بن جائے گی۔

## مبحث ہشتم: عصر حاضر میں شرکت پر غیر متوقع حالات کے اثرات

یہ حکم صرف انہی مذکورہ مثالوں کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ جہاں بھی مذکورہ صورت حال پائی جائے عقد شرکت فسخ ہو جائے گا۔ مثلا:

- آج کل عموما بڑے کاروبار اور بڑی کمپنیوں میں شرکاء کثیر تعداد میں ہوتے ہیں تو اگر ان میں سے کچھ شرکاء:
  - فوت ہو جائیں
  - پاگل ہو جائیں
  - مرتد ہو کر دار الحرب چلے جائیں اور ان پر دار الحرب جانے کا حکم لگا دیا جائے
  - ان کے تصرفات قولیہ پر پابندی عائد کر دی جائے

تو ان صورتوں میں شرکت صرف انہی شرکاء کی حد تک متاثر ہوگی باقی شرکاء پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا بلکہ باقی شرکاء اپنا کاروبار اسی طرح جاری رکھیں گے جیسے پہلے جاری تھا۔

- اسی طرح جب کمپنیوں کے حصص اور شیئرز میں بہت سے لوگ شریک ہوتے ہیں تو یہ بات تقریبا ناممکن ہے کہ سب لوگ عقد شرکت کو جاری رکھیں، کسی کو کاروبار میں نقصان ہو گیا، کسی پر قرضہ ہو گیا، کوئی علاج معالجے یا دیگر ضروریات کی وجہ سے اپنا حصہ نکالنا چاہے تو نکال سکتا ہے، باقی شرکاء کی شرکت اس سے متاثر نہیں ہو گی۔

## حاصل بحث

- عقد شرکت درج ذیل امور کی وجہ سے فسخ ہو جائے گی:
  - کسی شریک کا فوت ہو جانا
  - کسی شریک کا پاگل ہو جانا
  - مرتد ہو کر دار الحرب چلے جانا

25. Wizarat al-Awqaf wa al-Shu'un al-Islamiyyah (Kuwait), *al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaytiyyah*, vol. 26, p. 38.

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

- مجور ہو جانا
- ایک شریک کا مال دوسرے کے مال سے ملائے اور خریداری کئے بغیر ضائع ہو جانا

لیکن یہ اس صورت میں ہے جب شرکاء کی تعداد دو ہو، دو سے زیادہ ہوں پھر باقی لوگوں کی شرکت حسب سابق باقی رہے گی۔

- اور شرکت مفاوضہ میں:
- اگر شرکاء کا مال کم زیادہ ہو جائے
- یا مفاوضہ کی اور کوئی شرط معدوم ہو جائے

تو وہ بالکلیہ فسخ نہیں ہو گی بلکہ اس میں تبدیلی واقع ہو جائے گی یعنی وہ شرکت عنان میں بدل جائے گی۔